امام خمینیؒ کی عرفانی فکر میں ابدی چہرہ

عبدالحسین مصطفیٰ موسوی

پیغمبر عظیم الشان حضرت محمدؐ اور ان کے اہل بیتؑ اطہار وائمہ معصومین علیہم السلام کے بعد آیت اللہ العظمیٰ روح اللہ الموسوی خمینیؒ بت شکن کا چہرہ ہی وہ ابدی چہرہ ہے جس نے سنت نبویؐ و سیرت اہل بیت اطہار پر چل کر ثابت کر یہ دیا کہ قرآن اور عترت پر عمل کر کے انسان دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کامیاب ہے۔ امام خمینیؒ کی ذات مبارک کا مطالعہ کرنے سے پیغمبر آخر الزمان ﷺ کی سیرت سمجھنے میں کافی آسانی ہوتی ہے ایک طرف پیغمبر اسلامؐ کا زھد ،تقویٰ صبر،حلم، انکساری عفو، درگذر وغیر دوسری طرف اشداء علی الکفار کا رویہ سیاسی نظریہ اور جنگی صلاحیت دیکھنے کو ملتی ہے جب اسی سیرت کا مظاہرہ امام راحلؒ نے کیا کہ پیغمبرؐ اسلام کے ساتھی کفار (حربی) کے ساتھ برسرپیکار اور آپس میں نرمی کے ساتھ پیش آتے ہیں اس لئے استکبار کے خلاف برسرپیکار ہونے کی ٹھان لی مسلمانوں کو بھائی چارہ کا عملی درس اتحاد دیا اور قرآن وسنت کی روشنی میں حکومت اسلامی تشکیل پائی۔ یہ امام راحلؒ کی پیغمبر آخر الزمانؐ کے پیغامات کو خالص وشفاف اسلام کے عملی نمونہ کی مثال ہے اس سے یہ مراد نہیں کہ جو علماء سلف یا دور حاضر کے علماء ربانی اس عرفانی ارتقاء کے شاہد مثال نہیں ہے۔ نہیں ایسا بالکل نہیں ہے۔ البتہ امام خمینیؒ کی مجاہدانہ وعارفانہ زندگی جس کا ثمرہ آجکل جمہوری اسلامی ایران ایک مثالی اسلامی ملک کی حیثیت سے ہمارے سامنے ہے موجود ہے جو بقول شہید آیت اللہ باقر الصدرؒ ائمہ ھدیٰ کی آرزو'' کی شکل میں ہمارے سامنے ہے۔ ماضی وحال کے علماء ربانی کی نسبت امام خمینیؒ کی ذات مبارک کافی زیادہ پر رونق وافتخار آفرین ہے اور ان کی بصیرت

ومجاہدت مسلمان وغیر مسلمان کے لئے قابل تقلید ہے۔ جناب امیر حضرت علی ابن ابیطالبؑ بھی نہ صرف امام راحلؒ کی عارفانہ بصیرت پر نازاں ہوں گے بلکہ ان عوام پر بھی رشک کرتے ہوں گے کہ جنھوں نے امام راحلؒ کو سمجھا اور ان کی اطاعت کی۔ جناب امیرؑ کی مظلومیت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ان کے زمانے کے عوام بے معرفت نکلے جو خط رہبری کو نہ سمجھ سکے اسی طرح باقی ائمہ۔ حضرت امام زین العابدین فرماتے تھے۔ "ماMكه او مدينه عشران رجلا يحبنا" مکہ سے مدینہ تک ۲۰ آدمی ان کے فرمانبردار نہیں ملتے تھے اس حوالے سے امام راحلؒ کی ذات مقدس کو اس حزب الٰہی عوام سے جدا کر کے نہیں دیکھا جاسکتا ہے جس نے ان کو سمجھا اور ان کی اطاعت کی۔ امام خمینیؒ کی حیات طیبہ پر درود وسلام بھیجنا در اصل ایران کی حزب الٰہی قوم کی صلاحیت کی داد دینا ہے کہ جس نے امام راحلؒ کو سمجھنے میں کوئی کوتاہی نہ کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایران کی حزب الٰہی عوام امام خمینیؒ کے عرفانی سیر وسلوک کے برابر کے حصہ دار ہیں جسے امام راحلؒ بار بار دھراتے ہوئے فرماتے تھے'' مجھے اپنا رہبر نہیں بلکہ اپنا خادم کہو'' یا '' کاش میں پاسدار ہوتا'' وغیرہ یہ امام خمینیؒ کی عرفانی فکر کی عکاسی ہے جو حجاب اکبر کو اٹھا گئے اور اپنے ساتھ اپنے مطیع عوام کو عرفان کی چوٹیوں تک پہنچانے کے لئے معاون ومددگار بنے اور لفظ اچھائی اپنے لئے رقم کر گئے جیسے کہ رہبر معظم انقلاب حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای فرماتے ہیں'' عشق به خمینی عشق همه خوبی ها است'' اور یہی امام خمینیؒ کا ابدی چہرہ ہے جو تب تک زندہ و پائندہ رہے گا جب تک کہ قرآن وسنت زندہ و پائندہ ہے جب تک دنیا میں خوبیاں موجود ہیں تب تک امام خمینیؒ کا نام سورج اور چاند کے مانند نا قابل انکار ہے۔

آخر میں بارگاہ الٰہی میں دست بہ دعا ہوں کہ ہمیں رہبر معظم انقلاب آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای مدظلہ العالی کی رہبری میں امام خمینیؒ کے فرسودات نصائح ووصیت پر ثابت قدم رہنے میں خلوص نیت عطا کرتے ہوئے قائم آل محمدؑ بقیۃ اللہ روحی وجہی لہ فداء کے ظہور میں تعجیل فرمائے۔

❀❀❀❀